QZ_20220203 PDF

ISSN 2321-4627

فروری، مارچ 2022ء

-/15 روپے

ماہنامہ قومی زبان حیدرآباد

تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی کا علمی، ادبی، لسانی، فنی و سائنسی جریدہ

QAUMI ZABAN Monthly, Hyderabad

امیر مینائی

شوکت تھانوی

مخدوم محی الدین

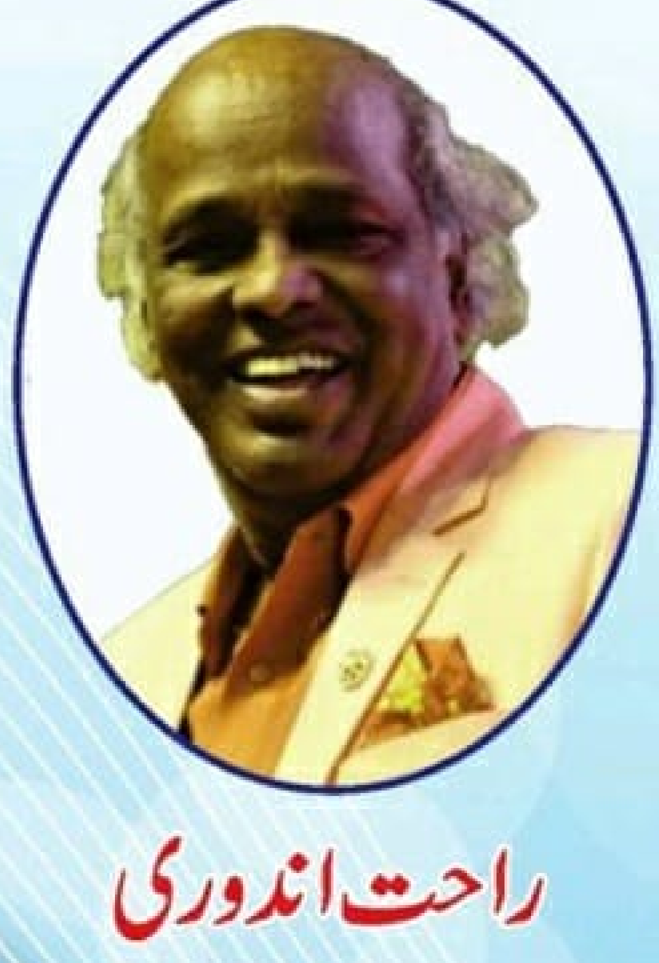

راحت اندوری

Urdu Monthly

Qaumi Zaban

AN OFFICIAL ORGAN OF TELANGANA STATE URDU ACADEMY Vol. 07 No. 02 & 03 February, March 2022

RNI Regn. No. : TELURD/2015/32622

Date of Publication : 15th of every month

RNP No. H-HD-GPO/059/2020-2022

Posting Date : 18th, 19th and 20th of every month

Accredited under the University Grants Commission (UGC) Care-List

Converted by PDF to JPG
https://www.PDF-Helper.com/pdf-to-jpg/

جناب کوپُولہ ایشور عزت مآب وزیر برائے درجہ فہرست طبقات' اقلیتی بہبود' بہبودی معمرین ومعذورین حکومت تلنگانہ' عہدیداران اقلیتی بہبود کے ساتھ اقلیتی اموراور پروگرامس کے بارے میں جائزہ اجلاس میں۔ تصویر میں مشیر اقلیتی بہبود حکومت تلنگانہ جناب اے کے خان (ریٹائرڈ)' جناب احمد ندیم آئی اے ایس پرنسپال سکریٹری اقلیتی بہبود' جناب شاہنواز قاسم آئی پی ایس ڈائریکٹر اقلیتی بہبود حکومت تلنگانہ و ڈائریکٹر رسکریٹری تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی' جناب بی۔ شفیع اللہ سکریٹری تلنگانہ اقلیتی تعلیمی ادارہ جات سوسائٹی ودیگر عہدیدار دیکھے جاسکتے ہیں۔

Regd. Office : Telangana State Urdu Academy,
4th Floor, Haj House, Nampally, Hyderabad - 500 001 T.S. (India)
Phone : 91-04-23237810, Fax : 040-66362931 Email: qaumizaban.tsua2015@gmail.com
ISO 9001 : 2015 Certified Organisation Website: www.urduacademyts.com

www.urduacademyts.com

علاقائی زبانوں کی سرپرستی:

بہمنی دور میں جنوبی ہند میں مختلف زبانوں کا بھی ارتقاء ہوا، ان میں فارسی، دکھنی، مرہٹی، کنڑی اور تلنگی شامل ہیں۔ کنڑی و مراٹھی زبانوں کا فروغ گرچہ بہمنی حکومت کے قیام سے پہلے ہی ہو چکا تھا، لیکن بہمنی سلطنت کی حدود میں وہ علاقے بھی شامل تھے جہاں مراٹھی و کنڑی زبانیں بولی جاتی تھیں، لہٰذا ان زبانوں کو بھی حکومتی سرپرستی حاصل ہوئی۔ بہمنی حکومت میں مراٹھوں کو عہدوں کی فراہمی بھی اس بات کا ثبوت ہے ۔

اُردو زبان بھی اس وقت اپنے لڑکپن کے دور میں تھی اور وہ اس وقت 'دکھنی زبان' کی قبا اوڑھے ہوئی تھی۔ اس میں فارسی کے ساتھ ساتھ سنسکرت اور عربی زبان کے الفاظ بھی کثرت سے موجود تھے۔ حضرت بندہ نواز گیسو درازؒ کی تصنیف 'معراج العاشقین' بھی دکنی زبان کی ابتدائی شکل میں ہی لکھی گئی جس میں فارسی اور سنسکرت الفاظ کے علاوہ بول چال کے کچھ الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔ تصوف کے اصولوں پر موصوف کی ایک اور تصنیف 'شکار نامہ' بھی اسی لسانی طرز پر لکھی گئی ہے۔ ایسے ہی احمد شاہ دوم کے دور میں 'نظامی بدری' کی لکھی مثنوی 'مثنوی کدم راؤ پدم راؤ' کی تالیف میں بھی موصوف نے دکھنی کے ساتھ ساتھ کثرت سے سنسکرت الفاظ کو استعمال کیا۔

خلاصہ:

جنوبی ہند کی مسلم سلطنتیں ہندوستان کی مسلم تاریخ کا اہم حصہ ہیں۔ انھوں نے اس علاقے پر اپنے گہرے نقوش چھوڑے ہیں، اور آج تک اس کے آثار پائے جاتے ہیں۔ جنوبی ہند کی مسلم سلطنتوں نے اس علاقے میں بڑے کارہائے نمایاں انجام دئے۔ انھوں نے تہذیب وتمدن کے فروغ کے ساتھ ساتھ علم اور خصوصاً ادب وشاعری اور لسانی ترقی پر بہت زیادہ توجہ دی۔ اس دور میں مراٹھا اور فارسی زبانوں کو عروج حاصل ہوا۔ اس دور میں ایران وغیرہ سے بہت سے اہل علم فضلاء نے دکن میں آکر اپنی علمی خدمات انجام دیں۔ ان تمام علمی اور ادبی سرگرمیوں کا سہرا دکن کی مختلف ریاستوں کے حکمرانوں کے سر جاتا ہے، کہ ان کی علم دوستی ہی وجہ سے دکن علم وادب کا بھی گہوارہ بنا۔

☆☆☆

ذیشان سارہ
اسسٹنٹ پروفیسر
شعبہ اسلامک اسٹڈیز
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

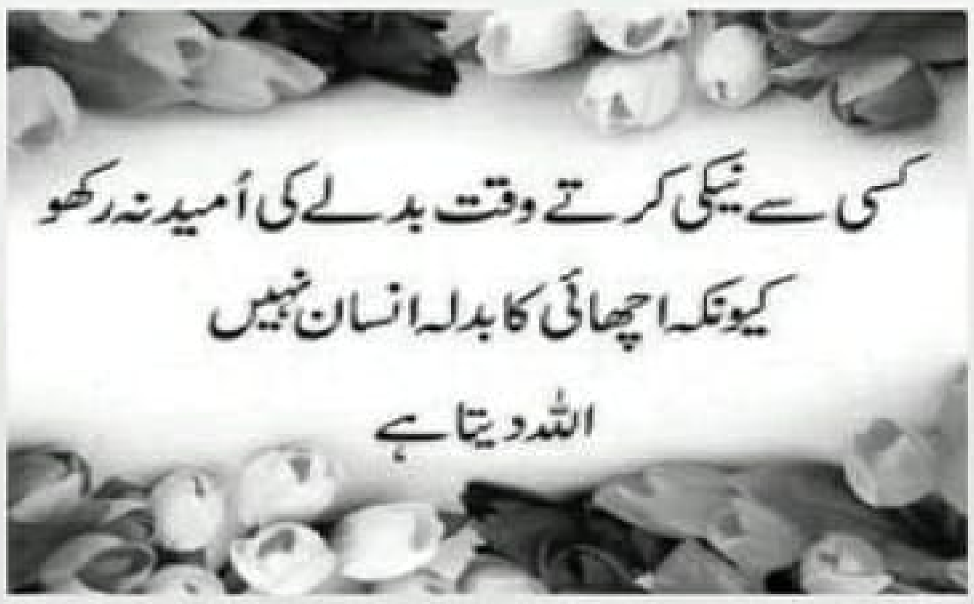

مضامین

www.urduacademyts.com

بہمنی دور حکومت میں علم وادب

چودھویں صدی میں ہندوستان میں دہلی سلطنت کی تغلق حکومت جب کمزور پڑی، تو مرکز کے کئی صوبوں نے خودمختاری کا اعلان کیا اور اپنے اپنے علاقوں میں آزاد حکومتیں قائم کرلیں۔ انہی میں ایک دکن میں قائم ہونے والی بہمنی حکومت بھی ہے جس نے دکن کے صوبہ کو تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کی دولت سے مالامال کردیا۔ علاء الدین حسن گنگو بہمنی (م: 1358) کے ذریعہ قائم ہونے والی اس حکومت نے 180 برس تک اپنی شان وشوکت کو برقرار رکھا۔ اس میں کل 18 حکمراں رہے۔ جب یہ حکومت زوال پذیر ہوئی تو اس کے بطن سے پانچ ریاستوں نے جنم لیا جن میں احمد نگر کی نظام شاہی، بیجاپور کی عادل شاہی، گولکنڈہ کی قطب شاہی، برار کی عماد شاہی اور بیدر کی برید شاہی سلطنتیں شامل ہیں۔ انہوں نے بھی بہمنی حکومت کی علمی وتہذیبی روایتوں کو برقرار رکھا اور اپنے اپنے خطوں میں علوم وفنون اور تہذیب وتمدن کے میدانوں میں عظیم کارنامے انجام دیے۔ بہمنی حکومت میں درج ذیل سلاطین نے حکومت کی:

1- علاء الدین حسن گنگو بہمنی: 1347-1358 '2- محمد شاہ اول: 1358-1375 ' 3- محمد شاہ دوم: 1375-1378 ' 4- داؤد شاہ: 1378 '5- محمد شاہ سوم: 1378-1397 ' 6- غیاث الدین شاہ: 1397 7- شمس الدین: 1397 ' 8- فیروز شاہ: 1397-1422 '9- احمد شاہ: 1422-1436 ' 10- علاء الدین احمد: 1436-1458 '11- ہمایوں شاہ: 1458-1461 ' 12- نظام شاہ: 1461-1463 ' 13- محمد شاہ: 1463-1482 '14- محمود شاہ: 1482-1518 ' 15- احمد شاہ دوم: 1518-1521 ' 16- علاء الدین شاہ دوم: 1521-1522 ' 17- ولی اللہ شاہ: 1522-1525 '18- کلیم اللہ شاہ: 1525-1527۔

علمی وادبی خدمات:

بہمنی سلاطین علوم سے دلچسپی رکھنے والے اور علم وعلماء کے قدردان تھے۔ علم کے ہر میدان سے انہیں دلچسپی رہی اور ادب وشاعری سے بھی ان کا گہرا ربط رہا۔ محمد تغلق کے زمانے میں دہلی سلطنت کی کمزوری اور بہمنیوں کی ابھرتی ہوئی طاقت نے علماء ومشائخ کی توجہ دکن کی طرف مرکوز کی۔ ان سلاطین نے ہند اور بیرون ہند سے آنے والے علماء کا والہانہ استقبال کیا اور انہیں اپنے درباروں کی زینت بنایا، انہیں مختلف عہدوں پر فائز کیا اور حکومت کی طرف سے قائم ہونے والے مدارس میں انہیں مختلف ذمہ داریوں پر مامور کیا۔ چنانچہ ایران، عراق، عرب اور دیگر علاقوں کے علماء، ادباء اور مختلف

www.urduacademyts.com

فنون کے ماہرین ، تاجروں و فنکاروں سے دربار بھرے رہتے تھے۔

خود بانی سلطنت علاء الدین حسن گنگو علوم وفنون کا شیدائی تھا۔ اس کا دربار علماء کی کہکشاں بنا رہتا تھا۔ مولانا لطف اللہ، حکیم نصیر الدین شیرازی، علیم الدین تبریزی وغیرہ جیسے باکمال علماء اس کے دربار کی زینت تھے۔ اس دور کے مؤرخ مولانا عصامی تھے جنھوں نے 'فتوح السلاطین' لکھی۔ اسی طرح عین الدین بیجا پوری نے قاضی منہاج الدین السراج کی طبقات ناصری پر ضمیمہ لکھا۔ سلطنت کے دوسرے حکمراں محمد شاہ کو بھی اپنے والد کی طرح علم سے نہ صرف دلچسپی تھی بلکہ وہ خود بھی مختلف علوم کا ماہر تھا۔ اس نے علوم کی اشاعت کے لئے بہمنی سلطنت کے بڑے بڑے شہروں میں مدارس قائم کئے اور فاضل علماء کو درس وتدریس کے لئے وہاں فائز کیا۔ شیخ المشائخ زین الدین دولت آبادی، عین الدین بیجاپوری، مولانا نظام الدین برنی اور حکیم ظہیر الدین تبریزی جیسے فاضل اہل علم اس کے دربار سے وابستہ رہے۔ میر فضل اللہ انجو اسی کے زمانے میں شیراز سے دکن تشریف لائے جو فارسی اور عربی کے بلند پایہ مصنف تھے۔

محمد شاہ دوم خود بھی اچھا شاعر اور علم نواز بادشاہ تھا، وہ عربی اور فارسی کا عالم تھا۔ عالم عرب اور ایران سے شعراء کو دکن مدعو کرتا رہا، جس کی وجہ سے اس دور میں دکن علم وفن کا گہوارہ بن گیا۔ اس نے خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی کو بھی دکن بلانے کی کوشش کی اور دکن کے سفری خرچ کے لیے بڑی رقم فراہم کی، لیکن وہ سمندری طوفان کی وجہ سے نہیں آسکے، اور معذرت کے طور پر ایک خوبصورت غزل لکھ کر بھیجی۔ اس نے گلبرگہ، جنیر، دابول، بیدر، ایلچ پور، دولت آباد اور قندھار (اس سے مراد مالوہ کا مشہور تاریخی شہر مانڈو یا منڈو ہے) اور دیگر علاقوں میں بکثرت مدرسے بنوائے، اور بڑی بڑی علمی شخصیات کو ان میں معلمین و مدرسین کے طور پر مامور کیا اور ان کے لئے وظائف جاری کئے۔ محمود شاہ بہمنی نے بھی تعلیم کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کو یتیموں کی تعلیم وتربیت کا بھی خاص خیال رہتا تھا، چنانچہ اس نے یتیموں کے لئے علاحدہ مدارس کا بھی انتظام کیا۔

فیروز شاہ کی منفرد علمی دلچسپیاں:

بہمنی سلاطین میں اکثریت علوم سے دلچسپی رکھنے والی اور علماء پرور تھی، لیکن ان تمام سلاطین میں علم دوستی کے حوالے سے تاج الدین فیروز شاہ کا مقام سب سے زیادہ بلند ہے۔ فیروز شاہ ہند کی تاریخ میں فاضل ترین بادشاہ تھا، بچپن ہی سے اس کی بہترین تعلیم وتربیت ہوئی تھی، کافی عرصہ اس نے میر فضل اللہ شیرازی کی شاگردی کا شرف بھی حاصل کیا۔ وہ عمدہ خوشنویس تھا اور ہر روز قرآن کے ایک پارہ کا پاؤ حصہ لکھا کرتا تھا۔ وہ تفسیر قرآن، اصول قانون، حکمت وفلسفہ، صوفیانہ اصطلاحات، اقلیدس، فن مناظرہ اور ریاضیات اور نباتیات جیسے مختلف علوم وفنون کا ماہر تھا۔ علوم کے ہر شعبہ سے اسے

www.urduacademyts.com

قرینہ

ہم کلامی : شاہ نواز قاسم، آئی پی ایس 4

یادرفتگاں

امیر مینائی : نواب فصاحت جنگ جلیلؔ 5

مخدوم محی الدین : شاذؔ تمکنت 11

اے ایس بی : شوکت تھانوی 16

ڈاکٹر راحت اندوری سے پہلی اور آخری ملاقات : حافظ قاری ڈاکٹر محمد نصیر الدین منشاوی 21

مضامین

انفارمیشن ٹکنالوجی اور اردو۔ روزگار کے مواقع : ڈاکٹر محمد نثار احمد 27

آن لائن اُردو کی تدریس میں گوگل کی خدمات : ڈاکٹر عائشہ بیگم 31

معاشرہ پر ذرائع ابلاغ کا اثر : ڈاکٹر محمد خواجہ مخدوم محی الدین 39

تاریخ دکن کے چند اہم مصادر : ڈاکٹر محمد عرفان احمد 42

بہمنی دور حکومت میں علم و ادب : ذیشان سارہ 48

ناول ''برف آشنا پرندے'' کا تہذیبی مطالعہ : مدثر احمد گنائی 52

اردو صحافت کا سفر : محمد تنویر 57

پروفیسر اشرف رفیع ایک ہمہ گیر شخصیت : مقبول حسین 63

پروفیسر محمد انور الدین بہ حیثیت محقق نگار : فاطمہ اختر 68

اکیسویں صدی میں اسلوبیاتی تنقید : ارشاد احمد 74

دکنی تحقیق میں اسلم مرزا کے اضافے : سیدہ فاطمہ انساء اسماء 82

افسانے

وہ کوئی اور تھا : ڈاکٹر محبوب فرید 86

تیسری شخصیت : حنیف سیّد 88

حصہ نظم

غزلیں : مومن خان شوق / ڈاکٹر فاروق شکیل 91

نظم / غزل : سردار سلیم / جمال عباس فہمی 92

غزلیں : ارشد شرفی / یوسف قدیر 93

غزلیں : عمران راقم / حمید عکسی 94

oOo

ماہنامہ قومی زبان حیدرآباد

تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی کا علمی، ادبی، فنی و تہذیبی ترجمان

QAUMI ZABAN Monthly, Hyderabad.

جلد : 07 شمارہ : 02-03 فروری، مارچ 2022ء

ایڈیٹر

شاہ نواز قاسم، آئی پی ایس

ڈائریکٹر/سکریٹری تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی

ناشر و طابع

تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی

چوتھی منزل، حج ہاؤز، نامپلی

حیدرآباد-500 001 (تلنگانہ)

مقام اشاعت : تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی

ترتیب و تزئین : محمد ارشد مبین زبیری

کمپوزنگ، ڈیزائننگ : محمد اعظم علی

قیمت -/15 روپے سالانہ -/150 روپے

Total Pages : 84

قومی زبان کی خریداری کے لیے چیک ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام ڈائرکٹر/سکریٹری تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی روانہ کریں اور وضاحت طلب امور کے لیے وہیں رابطہ فرمائیں۔

☆

''قومی زبان'' میں شائع شدہ مضامین میں اظہار کردہ خیالات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

☆

Printed by Shah Nawaz Qasim and published by Shah Nawaz Qasim on behalf of Telangana State Urdu Academy Minorities Welfare Dept., Government of Telangana. Printed at M/s. Taha Enterprises, Printing and Packaging, 11-6-833, Red Hills, Lakdi ka Pul, Hyderabad-500004, T.S..

Published at 4th Floor, Haj House, Nampally, Hyderabad-500 001 Telangana State.

Ph: No. 040-23237810 Fax: 040-66362931
Email: qaumizaban.tsua2015@gmail.com
website : urduacademyts.com